عقیدہ گولڑویہ

مجددِ دین وملت فاتحِ قادیانیت

حضرت پیر سید مہرِ علی شاہ صاحب گیلانی علیہ الرحمہ

مولف

راجہ فیصل یعقوب چشتی گولڑوی

0332
0369800

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدہِ گولڑویہ

مجددِ دین وملت فاتحِ قادیانیت

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گیلانی علیہ الرحمہ

مولف

راجہ فیصل یعقوب چشتی گولڑوی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرستِ مضامین

--××--××--

Scanned with CamScanner

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

عقیدہِ گولڑویہ

(1)۔اجمالی عقیدہ (توحیدورسالت اور چار خلفاء):

سب تعریف خدا تعالیٰ کے لیے ہے جس نے ہمیں ہدایت فرمائی۔ اور اگر وہ ہمیں ہدایت نہ فرماتا تو ہم ہدایت نہ پا سکتے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بجز اللہ کے کوئی اَور عبادت کے لائق نہیں۔ وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور وہ اُن صفات سے جو قرآن مجید میں منصوص ہیں ویسا ہی موصوف ہے جس طرح اس نے ارادہ فرمایا اور گواہی دیتا ہوں کہ حضور

پُرنور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندۂ خاص اور رسول ہیں
اور گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی
طرف سے لائے وہ حق ہے اور خلفاءِ اربعہ کی خلافت، ترتیب
واقعی کے مطابق حق ہے۔ پس میرا اجمالی طور پر یہ عقیدہ ہے۔
اور اس پر اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے (فتاویٰ مہریہ صفحہ ۳)۔

(2)۔ ختمِ نبوت:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رسول و نبی کا اطلاق امتِ
مرحومہ کے کسی فرد پر جائز نہیں:

ذَالِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ یہ وہبی چیز
ہے کسبی نہیں۔ قصیدہِ بردہ میں ہے:

تَبَارَكَ اللهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ یعنی وحی کسبی

چیز نہیں۔

شرح عقائد وغیرہ میں ہے: کوئی ولی درجہ انبیاء تک نہیں پہنچ سکتا۔ صاحبِ سمجھ کے لیے یہی کافی ہے (فتاویٰ مہریہ صفحہ ۳۹)۔

(3)۔ بعد از پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل ابو بکر ہیں:

بعد از پیغمبر کوئی شخص ابو بکر سے افضل نہیں کیونکہ اس نے مقاتلہِ مرتدین میں نبی کا سا کام کیا ہے (تصفیہ مابین سنی وشیعہ صفحہ ۱۹)۔

(4)۔ خلفاء راشدین کا انتخاب افضلیت کی بنا پر ہوا:

خلافت ان کی خلافتِ راشدہ خاصہ ٹھہری جس میں خلیفہ کا افضل ہونا ضروری سمجھا گیا ہے (تصفیہ صفحہ ۲۳)۔

نیابتِ نبوی کا مستحق وہی شخص ہوسکتا ہے جسکا جوہرِ نفس، انبیاء کے جوہرِ نفس کے قریب ہو۔ بس اسے صورتِ خلافت (یعنی ریاستِ عامہ) اور معنیِ خلافت (یعنی قربِ انبیاء) دونوں کا جامع ہونا چاہیے جیسا کہ خلفاءِ اربعہ علیہم الرضوان تھے (فتاوئ مہریہ صفحہ ۱۴۵)۔

(5)۔ چار خلفاء کی خلافت قرآن وحدیث سے ثابت:

ایک نص تو کیا بکثرت نصوصِ قرآنیہ واحادیثِ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نہ صرف خلافتِ شیخین بلکہ خلافتِ خلفاء اربعہ علیہم الرضوان پر شاہد ہیں (تصفیہ صفحہ ۱)۔

(6)۔ چار یار کی اصطلاح کی واضح تائید:

آیتِ استخلاف کے بیان کے سلسلہ میں متعدد

دوسری ایسی قرآنی آیات بھی تحریر کی جا چکی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خلفاء اربعہ راشدین ہی خلافتِ خاصہ کے مستحق تھے (تصفیہ صفحہ ۲۴)۔

الغرض قرآن کریم میں ان حضرات خلفاءِ اَربعہ کی صفات اور انہیں دیے جانے والے انعامات کا جا بجا ذکر ہے (تصفیہ صفحہ ۲۸)۔

مزید دیکھیے: (تصفیہ صفحہ ۱، ۴، ۵، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۶، ۱۸، ۲۲، ۲۵، ۲۷، ۲۸ وغیرہ)۔

(7)۔ شیخین کو برا کہنے والا جمہور کے نزدیک کافر ہے:

شیخین کو برا کہنے والا جمہور المسلمین کے نزدیک کافر ہے اور قرآنِ کریم کا محرف اور منکر مسلمانی سے خارج ہے۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والا

قرآن مجید کا منکر ہے، باقی امور کا بھی یہی جواب ہے، ایسے اشخاص سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا قطعی ممنوع ہے سابِ شیخین عند الجمہور کافر است الخ (آفتابِ ہدایت صفحہ: ۳۷۵ حررہ عطا محمد خطیب جامع مسجد بحکم قبلہ عالم از گولڑہ شریف)۔

(8)۔ بارہ خلفاء میں چار خلفاء راشدین شامل ہیں:

حاصل کلام یہ ہے کہ خلافت، ریاستِ عامہ اور مشابہتِ انبیاء علیہ السلام کا مجموعہ ہے۔ البتہ گاہے گاہے مجازاً ان دو امور میں سے ایک پر بھی اس کا اطلاق ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں اِثْنَا عَشَرَ اَمِیْراً اَوْ خَلِیْفَةً (بارہ امیر یا خلفاء) سے مراد مطلق خلافت ہے خواہ وہ دونوں معنی کا مجموعہ ہو یا اس میں سے ایک ہی رنگ پایا جائے، اور اَلْخِلَافَةُ

مِنۡ بَعۡدِیۡ ثَلٰثُونَ سَنَةً (میرے بعد تیس سال خلافت ہوگی) والی حدیث میں صرف خلافتِ خاصہ کاملہ مراد ہے۔ سنی وشیعہ دونوں فریق اس بات پر متفق ہیں کہ بارہ امامانِ اہلِ بیت میں خلافتِ خاصہ اور مشابہتِ انبیاء والا معنی پایا جاتا ہے۔ اس لیے معنیٔ خلافت کے پیشِ نظر ممکن ہے وہ اس حدیث کے مصداق ہوں لیکن ریاستِ عامہ کا فقدان اور اَلۡاَئِمَّةُ كُلُّهُمۡ مِنۡ بَنِیۡ هَاشِمٍ کے بجائے كُلُّهُمۡ مِنۡ قُرَيۡشٍ کے الفاظ کا فرمانا اس احتمال کا مؤید نہیں (یعنی اگر حدیث میں بارہ امامین اصطلاحی طور پر مراد ہوتے تو ایک تو ریاستِ عامہ کا ذکر ہوتا۔

دوسرے الفاظ كُلُّهُمۡ مِنَ الۡقُرَيۡشِ کی تعمیم نہ ہوتی بلکہ كُلُّهُمۡ مِنۡ بَنِیۡ هَاشِمٍ کی تخصیص ہوتی۔ مترجم)

اسی طرح آیت استخلاف (وَعَدَ اللّٰہُ الخ) بھی پہلے احتمال (یعنی خلفاءِ اربعہ و ما بعدھم) کی مؤید ہے گو محدود۔ چنانچہ تمکین اور حصولِ امن حضرت عثمان کے عہد تک ہی مسلم ہے۔ باقی رہی بارہ ناموں کی تعیین تو خلفاءِ اربعہ کے بعد اس کی تصریح نہیں ملتی۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ قیامت سے قبل بارہ کا عدد پورا ہو جائیگا (فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۴۶، جدید صفحہ ۲۱۵)۔

(9)۔ ہر متقی آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لِکُلِّ نَبِیٍّ آلٌ وَعِدَّةٌ وَ آلِیْ وَ عِدَّتِیْ الْمُؤْمِنُ۔ ہر نبی کے لیے اتباع و جماعت ہیں اور میری تابعین اور جماعت وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھ کو صدقِ دل سے سچا نبی مانا ہے۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ آلِ محمد سے مراد سب مومن ہیں (فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۸، جدید صفحہ ۲۹)۔

(10)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار شہزادیاں تھیں:

زینب و رقیہ و ام کلثوم و فاطمہ و فاطمہ خورد زین دختران آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود این پسران مردند پیش از اسلام در طفولیت و دختران وقتِ اسلام دریافتند و مسلمان شدند و ایں جماعت همه از بطنِ خدیجه بودند۔

ترجمہ: حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ۔ سیدہ فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان بیٹیوں میں سب سے چھوٹی تھیں۔ بیٹے بچپن میں ہی اسلام سے پہلے

وصال فرما گئے اور بیٹیوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور مسلمان ہوئیں۔ اور یہ جماعت حضرت خدیجہ کے بطن سے تھیں (تحقیق الحق فی کلمۃ الحق صفحہ ۱۵۱)۔ حضرت رقیہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تصفیہ صفحہ ۲۸)۔

(11)۔ دو چچے اور ایک پھوپھی ایمان لائے:

اسامی اعمام و عمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حارث و قثم و زبیر و حمزہ و عباس و ابو طالب و عبد الکعبہ و جمل و ضرار و غیداق و ابو لہب و صفیہ و عاتکہ و اردی و ام حکیم و برہ و امیمہ ازیں جماعت ایمان آدردند سہ کس حمزہ و عباس و صفیہ۔

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچوں اور پھوپھیوں کے نام یہ ہیں: حارث وقثم وزبیر وحمزہ وعباس وابوطالب وعبد الکعبہ وجمل وضرار وغیداق وابولہب وصفیہ وعاتکہ واردی وام حکیم وبرہ وامیمہ۔ اس جماعت میں سے تین: حمزہ وعباس و صفیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایمان لائے (تحقیق الحق فی کلمۃ الحق صفحہ ۱۵۳)۔

(12)۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہزادی سیدہ امِ کلثوم کا نکاح:

ام کلثوم را بنکاح آورد امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ یعنی اُمِ کلثوم کو حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکاح میں لائے (تحقیق الحق صفحہ ۱۵۲)۔

(13)۔ سیدنا امیر معاویہ سمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب:

خلفاء اربعہ، عامر بن فہیرہ، عبداللہ بن ارقم، ابی بن کعب، ثابت بن قیس، خالد بن سعید، حنظلہ بن ربیع، زید بن ثابت، معاویہ اور شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم (تحقیق الحق صفحہ ۱۵۹)۔

(14)۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مدح:

کتاب تصفیہ کے محشی رحمہ اللہ حاشیہ میں لکھتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ قریشی اور صحابی اور حضور علیہ السلام کے ہم زلف ہیں۔ اگرچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اختلاف کرنے میں وہ غلطی پر تھے لیکن اس

کے باوجود انہیں سب و شتم کا نشانہ بنانا اکابرِ اہل سنت کے مسلک کے بالکل خلاف ہے اور حضور علیہ السلام کی ایک زوجۂ مطہرہ انکی ہمشیرہ تھیں۔ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ الطالبین میں اور حضرت شیخِ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات جلد اول صفحہ ۵۴۱ میں انکی مدح فرمائی ہے (حاشیہ تصفیہ مابین سنی وشیعہ صفحہ ۵)۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

--××--××--



